قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 09 اکتوبر 2021ء | 02 ربیع الاول 1443 ہجری قمری | 09 اخاء 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:240

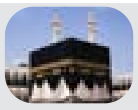

ارشاد باری تعالیٰ

مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاہَدُوا اللّٰہَ عَلَیۡہِ ۚ فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ ۫ۖ وَ مَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا ﴿۲۴﴾

(الاحزاب: 24)

ترجمہ: مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی مَنّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرز عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

فرمان خلیفہ وقت

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ انسان کمزور ہے۔بعض دفعہ دنیا کی دلچسپیاں اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ انسان دنیا کی طرف زیادہ جھک جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے یا بعض عملوں میں کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کو انسان پوری طرح سامنے نہیں رکھتا۔حق ادا نہیں کرتا۔ بیوی بچوں کے حق ادا نہیں کئے۔ عائلی مسائل پیدا کر دیئے۔ گھروں میں لڑائیاں ہیں یا اپنے کاروبار میں ایمانداری سے کام نہیں کیا یا کاروبار کی وجہ سے نمازیں چھوڑ دیں یا اور بہت ساری باتیں ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کمزوری سے نکالنے کے لئے بھی انتظام فرمایا ہوا ہے اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق دی جو ہمیں بار بار مختلف موقعوں پر راستے سے بھٹکنے سے بچانے کے لئے رہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔

پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے ایک یہ بھی انتظام فرمایا کہ ان جلسوں کا انعقاد فرمایا جہاں ہم سال میں ایک مرتبہ جمع ہو کر اپنی روحانی بہتری کا سامان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں۔ دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں۔ اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہ روح پھونکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔نسلاً بعد نسلٍ اس بات کو اپنی اولادوں کے دلوں میں بٹھاتے چلے جائیں کہ دنیا کو دین کا خادم بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر چلنے کی کوشش کرو اور اس آخری زمانے میں ہماری اصلاح کے لئے اور ہم پر فضل فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے اس کی بیعت میں آکر ہمیشہ اس کی باتوں پر عمل کرنے والے بنے رہیں کہ اسی میں ہماری بقاء ہے۔ اسی میں ہماری

بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

- جلسہ سالانہ (منظوم)
- راستی اور صداقت کو اختیار کرنے کا راستہ
- جلسہ سالانہ جرمنی: قدم بقدم
- کیا دعویٰ نبوّت کی دلیل طلب کرنا کفر ہے؟

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک شہید سے سلوک

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے اور فرمایا: اے جابر کیا بات ہے؟ کچھ دلگرفتہ دکھائی دے رہے ہو! میں نے عرض کی کہ حضور! میرے والد محترم احد کے دن شہید ہو گئے تھے اور انہوں نے اپنے پیچھے بہت سے اہل وعیال اور قرض چھوڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کی بشارت نہ دوں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ سے سلوک فرمایا؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں حضور! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی سے کلام نہیں کیا مگر پردہ کے پیچھے سے، لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور آمنے سامنے کلام کیا اور فرمایا: اے میرے بندے! کوئی آرزو کرو میں پوری کروں! انہوں نے عرض کی: اے میرے اللہ! مجھے زندہ کر دے تا کہ میں پھر سے تیری راہ میں قتل کیا جاؤں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: میری طرف سے پہلے یہ قول گذر چکا کہ مرنے والے دنیا میں دوبارہ لوٹائے نہیں جاتے۔

(سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ آل عمران)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

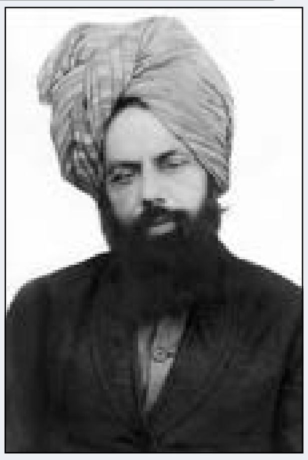

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوشِ ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 605 ایڈیشن 1988ء)

’’غور سے دیکھا جاوے تو جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے۔ وہ زمانہ بھر میں اس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے۔ ...... ان لوگوں کی تبدیلی تو حیرت میں ڈالتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 536 ایڈیشن 1988ء)

’’جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدّعی سچا مدّعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجاوے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 167۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

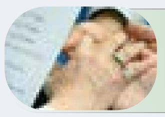

دربارِ خلافت

مخالفین احمدیت کے جواب میں صبر اور حوصلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر ایک روایت حضرت میاں عبدالمجید خان صاحب کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مخالفوں نے ایک بھاری جلسہ کر کے بہت شور مچایا اور ہنگامہ برپا کیا۔ جس میں نشانہ عداوت وبغض صرف یہ عاجز تھا۔ (یعنی حضرت میاں عبدالمجید خان صاحب۔ اُن کو ساری دشمنی کا نشانہ بنایا۔) انہوں نے میرے خلاف بہت سی تجاویز کیں۔ بائیکاٹ کا خوف دلایا۔ پولیس تک کو میرے خلاف بھڑکایا اور مجھے ایک فسادی اور باغی کے نام سے یاد کر کے جاہل لوگوں کو میرے خلاف اس رنگ میں بھڑکایا کہ میری جان کے لالے پڑ گئے۔ اُن حالات سے متاثر ہو کر (اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک بیان کرتے ہیں کہ کیا تھا؟) کہ میں ایک رات جنگل میں نکل گیا۔ قبلہ رُخ ہو کر دست بستہ کھڑا ہو گیا اور اپنے طریق سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالمِ خیال میں مخاطب کر کے عرض کیا کہ حضور اس خطرناک موقع میں دست گیری اور رہنمائی کا کوئی سامان فرمائیں۔ اور میں نے یہ التجا اور دعا اس الحاح اور سوز و گداز سے کی اور رو رو کر عرض حال اور مشکل پیش آمدہ کا ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری آہ و بکا کو سنا۔ (یہاں میں وضاحت کر دوں کہ یہ کوئی شرک والی حالت نہیں تھی جس طرح پیروں فقیروں پہ جا کے مانگا جاتا ہے، سجدے کئے جاتے ہیں یا اُن کے حوالے دیئے جاتے ہیں۔ بہرحال ان کا اپنا ایک انداز تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ذہن میں لائے کہ ظلم سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ اس بات کی وضاحت کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہیں مانگا جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ سے ہی مانگا جا رہا تھا، اُن کا یہ فقرہ ہے جو اس کی وضاحت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری آہ و بکا کو سنا۔ حضرت مسیح موعود کا حوالہ دیا تو یہ نہیں کہا کہ حضرت مسیح موعود نے سنا۔ جس طرح ہمارے ہاں عام طور پر لوگ پیروں فقیروں کی قبروں پر جا کر پھر یہ کہتے ہیں کہ فلاں پیر صاحب نے ہماری بات سن لی اور ہمیں فلاں چیز عنایت کر دی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری آہ و بکا کو سنا۔ خیر) رات اُسی حالت میں اور فکر میں سو گیا۔ (خواب میں) کیا دیکھتا ہوں کہ مخالفوں نے میرے مکان کا گھیرا کر لیا ہے۔ اور چاروں طرف سے آوازیں کَس رہے ہیں کہ اس شخص کو اب جان ہی سے مار ڈالو۔ اسی اثناء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھ پر نمودار ہوئے اور میرے بازوؤں کو اپنے دستہائے مبارک سے پکڑ کر میرا منہ آسمان کی طرف کرایا اور فرمایا کہ آسمان کی طرف اُڑ جاؤ۔ چنانچہ حضور کی قوتِ قدسیہ ہی کے سہارے میرے جیسا بے پر انسان زمین سے اُڑ کر آسمان کی طرف چلا گیا۔ مخالفین اپنے ارادے میں ناکام حیران کھڑے دیکھتے رہے۔ اُس وقت خواب کے بعد میری آنکھ خوشی کے مارے کھل گئی اور مجھے یقینِ کامل ہو گیا کہ واقعی سیدنا حضرت اقدس خدا کے ایک راستباز اور صادق فرستادے ہیں۔ چنانچہ دوسرے روز صبح کو جب پھر مخالف لوگ میرے گرد جمع ہوئے تو میں نے اُن سے صاف کہہ دیا کہ خدا نے اپنی قدرت نمائی سے اب مجھے وہ طاقت بخش دی ہے کہ اگر تم لوگ آروں سے بھی میرے جسم کو چیر دو تو یہ دل اور یہ منہ اس صداقت سے اب پھر نہیں سکتے۔ (کہتے ہیں) دوسری رات کو پھر خواب میں دیکھتا ہوں کہ پولیس نے میرے مکان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ (یہ دشمنی تو ختم نہیں ہو رہی تھی۔ روز اُن کے خلاف جلسے جلوس ہو رہے تھے۔) اور پولیس والے کہہ رہے ہیں کہ پبلک سے تو یہ شخص بچ گیا مگر چونکہ اس نے ایک قسم کا فساد اور بدامنی پھیلا رکھی ہے، اب حکومت اُس کو اپنے انتظام سے دبائے گی اور اگر یہ باز نہ آیا تو اُس کو جان سے مار دیا جائے گا۔ پولیس کے اس حملے اور گھیرے سے میں (خواب میں) سخت پریشان ہوا۔ (کہتے ہیں) مگر اچانک پھر کل رات کی طرح میرے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھ پر ظاہر ہوئے اور اسی طرح میرے دونوں بازو اپنی شفقت سے پکڑے۔ میرا منہ آسمان کی طرف کیا اور فرمایا کہ آسمان کی طرف اُڑ جاؤ۔ چنانچہ میں پھر کل کی طرح زمین سے آسمان کو اُڑنے لگا اور پولیس وغیرہ کے حملے سے نجات پا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ چنانچہ دونوں رؤیا میں میرا ایمان میخ آہن کی طرح مضبوط اور پہاڑ کی چٹان کی طرح راسخ ہو گیا۔ اور حضور پُرنور کی صداقت ایسے رنگ سے دل میں گڑ گئی کہ کاٹے کٹے نہ توڑے ٹوٹے۔ (اب اس کو کوئی نہ توڑ سکتا ہے نہ کاٹ سکتا ہے۔) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ (کہتے ہیں کہ) اب دل میں ایک جوش اور اُمنگ پیدا ہوئی کہ اس فرستادہ الٰہی کی زیارت سے بھی مشرف ہو سکوں۔ (اُس وقت تک آپ نے دیکھا نہیں تھا) چنانچہ میں نے حضرت کے حضور خط لکھا جس کے جواب میں حضور نے رقم فرمایا کہ میاں عبدالمجید آپ فوراً قادیان چلے آئیں۔'' تو اللہ تعالیٰ اس طرح بھی ایمانوں کو مضبوط کرتا ہے اور یہ کیفیت آج بھی بہت سارے لکھنے والے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن میں پیدا کرتا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 12 صفحہ 278-279)

حضرت امیر خان صاحب کی روایت ہے۔ اپنا واقعہ لکھتے ہیں کہ ''جب میں بیعت کر کے دارالامان قادیان سے واپس اپنے گاؤں اہرانہ آیا تو مسمّٰی مہتاب خان جو ایک کھڑپینچ تھا (اور کچھ بڑا اپنے آپ کو سمجھتا تھا) اور کچھ معمولی نوشت و خواند کی وجہ سے پرلے درجے کا مغرور تھا (یعنی معمولی پڑھا لکھا آدمی تھا۔) اور ہمہ دانی کا

بقیہ صفحہ 8 پر

جلسہ سالانہ

ہر سمت ندا ہوگی، جلسے کا سماں ہوگا
مخلوق خدا ہوگی، جلسے کا سماں ہوگا
مغرب کی فضاؤں میں تکبیر کے نعروں سے
روحانی شفاء ہو گی، جلسے کا سماں ہوگا
جب عالمی بیعت میں اک نور سا اترے گا
ہر دل میں ضیاء ہو گی، جلسے کا سماں ہوگا
دنیا کو بتائیں گے، دنیا میں نذیر آیا
اک صوت سماء ہوگی، جلسے کا سماں ہوگا
لب ذکرِ خدا سے ہی تسکین جو پائیں گے
آنکھوں میں حیا ہو گی، جلسے کا سماں ہوگا
برکات کو پانے کی، حسنات کو پانے کی
ہر وقت صدا ہو گی، جلسے کا سماں ہوگا
اسلام کے دامن میں دنیا کو بلانے کی
تقریب بپا ہو گی، جلسے کا سماں ہوگا
مجھ کو بھی فراز ! اک دن آقا سے لپٹنے کی
توفیق عطا ہو گی، جلسے کا سماں ہوگا

اطہر حفیظ فراز

اداریہ

راستی اور صداقت کو اختیار کرنے کا راستہ

’’قائل کی بجائے قول کی طرف دیکھو‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

ہمارے آقا و مولیٰ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُمَا وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

(جامع ترمذی)

ترجمہ: حکمت اور دانائی کی بات تو مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ اسے چاہئے کہ جہاں بھی اسے پائے، لے لے کیونکہ وہی اس کا بہتر حقدار ہے۔

خاکسار نے کچھ عرصہ قبل دو آرٹیکلز یکے بعد دیگرے استاد اور شاگرد کے تعلق میں لکھے تھے جو روزنامہ الفضل آن لائن کی زینت بنے تھے۔ ان میں خاکسار نے بتایا تھا کہ ایک تو شاگردی درسی نظام کے تحت اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مدرسوں کے ذریعہ حصّہ میں آتی ہے۔ لیکن استاد اور شاگرد کا ایک تعلق اور رشتہ ہم اپنے گھروں اور اپنے ماحول میں اس وقت قائم کرتے ہیں جب ہم گھروں میں اپنے بچوں، نونہالوں سے روزانہ ہی سیکھتے ہیں۔ بچے بالخصوص آج کے واقفینِ نو بچے کچھ انجانے میں اور معصومیت میں اپنے بڑوں کو اپنے فعل سے ایسے سبق دے جاتے ہیں جس کی وجہ سے بڑے شاگرد بن جاتے ہیں۔ ان پر مندرجہ بالا حدیث دو اور دو، چار کی طرح لاگو ہوتی ہے۔ یہی کیفیت معاشرے میں آئے روز دیکھنے کو ملتی ہے۔ اگر انسانوں کے آپس کے اس تعلق کو بغور دیکھا جائے تو ایک بندہ ایک وقت میں استاد ہوتا ہے اور دوسرے وقت میں وہ شاگرد بھی بن جاتا ہے۔ یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ ایک وقت میں شاگرد اور دوسرے میں استاد ہوتا ہے۔ اگر اس رشتہ کو بر وقت بروئے کار رکھا جائے تو آپس کے تعلقات مؤدب ہو جائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے قمر الانبیاء اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

’’ہمارے آقا (فِدَاہُ نَفْسِیْ) صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ علم و حکمت کی بات مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ اسے چاہئے کہ جہاں بھی اسے پائے، لے لے اور اپنے دل و دماغ کی کھڑکیوں کو اس طرح کھول کر رکھے کہ کوئی علمی بات جو اس کے سامنے آتی ہے۔ اس کے دل و دماغ کے خزانے میں داخل ہونے سے باہر نہ رہے۔ یہ وہ علم کی وسعت ہے جس کی طرف یہ حدیث اشارہ کر رہی ہے۔ اور حق یہ ہے کہ اگر انسان کے دل و دماغ کی کھڑکیاں کھلی ہوں تو بسا اوقات ایک عالم انسان ایک بچہ سے بھی علم حاصل کرسکتا ہے۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بچے کو بارش اور کیچڑ میں بھاگتے ہوئے دیکھا اور اسے آواز دی کہ میاں بچے! ذرا سنبھل کر چلو تا ایسا نہ ہو کہ گر جاؤ۔ بچے نے گھوم کر جواب دیا۔ امام صاحب! آپ اپنی فکر کریں کیونکہ میں تو ایک معمولی بچہ ہوں۔ اگر میں گرا تو میرے گرنے کا اثر صرف میری ذات تک محدود رہے گا لیکن آپ دین کے امام ہیں اگر آپ پھسلے تو قوم کی خیر نہیں۔ امام صاحب کی طبیعت بڑی نکتہ شناس تھی فوراً فرمایا کہ ’’اس بچہ نے تو آج مجھے بڑا قیمتی سبق دیا ہے۔‘‘

(چالیس جواہر پارے صفحہ 146 از نشر و اشاعت قادیان)

ہم اپنے معاشرہ میں دیکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے ساتھ تعصب، نفرت یا حسد ہو تو ہم کہتے ہیں کیا سننا ہے اس کو؟ حالانکہ بعض اوقات بہت اچھی اور حکمت و دانائی کی باتیں اس سے مل سکتی ہیں۔ لہٰذا اگر ہم نے اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا لبادہ پہنانا ہے اور لازماً پہنانا ہے تو ہم میں ہر ایک پر لازم ہے کہ حکمت و دانائی کی بات جہاں سے بھی ملے اسے لے لینی چاہیے اور اپنی زندگی پر اسے لاگو کرنا چاہئے۔ حضرت علیؓ نے بھی فرمایا ہے:

لَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ وَانْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ

(شرح کلمات علی بن طالب صفحہ 12)

یعنی جو شخص کچھ کہہ رہا ہے اس کی طرف نہ دیکھو بلکہ جو کہا جا رہا ہے اس کی طرف دیکھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اگر ایک آدمی اپنی ہی غرض و منشاء کے لئے کوئی بھلی بات کہے تو اس پر یہ لازم نہیں آتا کہ اس سے اس لئے اعراض کیا جاوے کہ وہ اپنی کسی ذاتی غرض کی بناء پر کہہ رہا ہے۔ وہ بات جو کہتا ہے وہ تو بجائے خود ایک عمدہ بات ہے۔ نیک دل انسان کو لازم ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے جو وہ کہہ رہا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ان اغراض و مقاصد پر بحث کرتا رہے جن کو ملحوظ رکھ کر وعظ کہہ رہا ہے۔ سعدی نے کیا خوب کہا ہے۔

مرد باید کہ گیرو اندر گوش
گر نوشت است پند بر دیوار

(آدمی کو چاہئے کہ کان میں ڈال لے نصیحت اگرچہ دیوار پر لکھی ہو)

یہ بالکل سچی بات ہے کہ قول کی طرف دیکھو۔ قائل کی طرف مت خیال کرو۔ اس طرح پر انسان سچائی کے لینے سے محروم رہ سکتا ہے اور اندر ہی اندر ایک عجب نخوت کا بیج پرورش پا جاتا ہے، کیونکہ اگر یہ صرف سچائی اور صداقت کا طالب ہے تو پھر دوسروں کی عیب شماری سے اس کو کیا غرض؟

واعظ اپنے لئے کوئی ایک بات نکال لے، مگر تم کو اس سے کیا غرض۔ تمہارا مقصود اصلی تو طلب حق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ بے موقع، بے محل، بے ربط بات شروع کر دیتے ہیں اور پند و نصیحت کرتے وقت امور مقتضائے وقت کا ذکر نہیں کرتے اور نہ ان امراض کا لحاظ رکھتے ہیں جن میں مخاطب مبتلا ہوتے ہیں بلکہ اپنے سوال کو ہی مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ بیان کو اگر غور سے دیکھتے تو ان کو وعظ کہنے کا بھی ڈھنگ آجاتا۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ سب سے بہتر نیکی کیا ہے؟ آپؐ اس کو جواب دیتے ہیں کہ سخاوت۔ دوسرا آکر یہی سوال کرتا ہے تو اس کو جواب ملتا ہے۔ ماں باپ کی خدمت۔ تیسرا آتا ہے۔ اس کو جواب کچھ اور ملتا ہے۔ سوال ایک ہی ہوتا ہے۔ جواب مختلف۔ اکثر لوگوں نے یہاں پہنچ کر ٹھوکر کھائی ہے اور عیسائیوں نے بھی ایسی حدیثوں پر بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں، مگر احمقوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مفید اور مبارک طرز جواب پر غور نہیں کیا۔

اس میں سرّ یہی تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس قسم کا مریض آتا تھا۔ اس کے حسبِ حال نسخہ شفا بتلا دیتے تھے۔ جس میں مثلاً بخل کی عادت تھی اس کے لئے بہترین نیکی یہی ہوسکتی تھی کہ اس کو ترک کرے، جو ماں باپ کی خدمت نہیں کرتا تھا، بلکہ ان کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آتا تھا، اس کو اسی قسم کی تعلیم کی ضرورت تھی کہ وہ ماں باپ کی خدمت کرے۔

طبیب کے لئے جیسا ضروری ہے کہ تشخیص عمدہ طور پر کرے۔ اسی طرح وعظ کے منصب کا یہ فرض ہے کہ وعظ و پند سے پہلے ان لوگوں کے امراض کو مدِنظر رکھے جن میں وہ مبتلا ہیں۔ مگر مشکل تو یہی ہے کہ یہ فراست اور یہ معرفت حقانی واعظ کے سوا دوسرے کو ملتی ہی کم ہے اور یہی وجہ ہے کہ ملک میں باوصفیکہ سینکڑوں، ہزاروں واعظ پھرتے ہیں، لیکن عملی حالت دن بدن پستی کی طرف جارہی ہے۔ ہر قسم کی اعتقادی، ایمانی، اخلاقی غلطیاں اور کمزوریاں اپنا اثر کرتی جاتی ہیں۔ یہ اس لئے کہ وعظوں میں حقانیت نہیں، روح نہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر میں اس وقت اپنے دوستوں کو یہی بتلانا چاہتا ہوں کہ چونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دلوں میں طلب حق کی پیاس کو محسوس کیا ہے۔ وہ راستی اور صداقت کے لینے میں مضائقہ نہ کریں۔ گو واعظ مختلف رنگوں اور پیرایوں میں اپنا سوال ہی پیش کرے، مگر تم کو نہیں چاہئے کہ صرف اس ایک وجہ سے اصل حکمت کو چھوڑ دو، کیونکہ جو ان کے سوال کو سن کر ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ بھی تو غلطی پر ہے۔ کیا کسی لعل اور گوہر نایاب کو صرف اس لئے پھینک دیا جاسکتا ہے کہ وہ کسی بدبودار اور میلی کچیلی ٹلی (دھجی کپڑے کی) میں بندھا ہوا ہے؟ ہرگز نہیں۔

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 506-507، ایڈیشن 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان قیمتی ارشادات اور نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ابو سعید)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

نسلوں کی بقاء ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مقصد کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔‘‘

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

پس جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کامل محبت نہ ہو، نہ ہی دنیا کی محبت میں کمی آسکتی ہے، نہ ہی انسان کو مرتے وقت دلی سکون مل سکتا ہے اور نہ ہی مرتے وقت کی بے چینی دور ہوسکتی ہے۔ یہ ہے وہ مقصد جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے یہ سلسلہ قائم فرمایا اور ہمیں اس میں شامل ہونے کی توفیق دی اور جس کے لئے آپ نے بیعت لی اور بیعت کرنے والوں پر اس مقصد کو واضح فرمایا۔ اگر اس مقصد کے حصول کے لئے ہم کوشش نہیں کر رہے تو ہمارے بیعت کے دعوے صرف دعوے ہیں اور حقیقت میں نہ ہی ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچانا ہے، نہ ہی آپ کو مانا ہے، نہ ہی ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 14؍ ستمبر 2018ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

محمد الیاس منیر۔ جرمنی

جلسہ سالانہ جرمنی۔ قدم بقدم

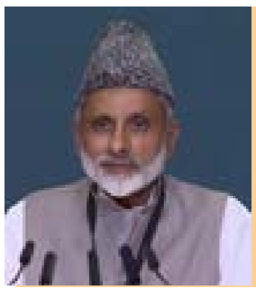

سید نا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے قیام کے جلد بعد احباب جماعت کے تقویٰ کا معیار بڑھانے، آخرت پر یقین میں اضافہ کرنے، باہمی محبت و اخوت اور مودت کا رشتہ مضبوط کرنے، ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف اور ربانی باتوں کے سننے کے لئے جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا تھا۔ اس جلسہ کے شاندار مستقبل کے بارہ میں آپؑ نے فرمایا تھا:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 341)

مسیح پاک کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ خدائی الفاظ یوں تو ابتداء سے ہی اپنی شان دکھانے لگے تھے تاہم جب اس جلسہ کی شاخیں قادیان سے نکل کر پہلے ربوہ، امریکہ، انگلستان، غانا، نائیجیریا، انڈونیشیا، جرمنی اور پھر دنیا کے بہت سے ممالک پر سایہ فگن ہونے لگیں تو ان الفاظ کے پورا ہونے کی الگ ہی شان نظر آنے لگی۔ ان جلسوں میں دور دراز کے ممالک سے مختلف اقوام کے احباب جماعت کے شامل ہونے کا منظر سید نا حضرت مسیح موعودؑ کے اِن الفاظ سے خوب واضح ہوتا ہے:

’’اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی‘‘

جلسہ سالانہ کی انہی شاخوں میں سے ایک شاخ یورپ کے ایک اہم ملک جرمنی پر بھی سایہ فگن ہے۔ یہاں جلسہ سالانہ کا آغاز 1975ء میں ہوا جس میں شاملین کی تعداد قریباً 70 تھی اور 2017ء میں منعقد ہونے والے 42 ویں جلسہ سالانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کاروان کی تعداد چالیس ہزار سے تجاوز کر چکی تھی، الحمدللہ صرف 70 افراد سے شروع ہو کر 40ہزار تک پہنچنے والے اس جلسے کی قدم بہ قدم، مرحلہ در مرحلہ ترقی کی مختصر کہانی اس مضمون میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جلسہ سالانہ جرمنی کا آغاز اور ہمبرگ میں انعقاد

سب سے پہلا جلسہ سالانہ مسجد فضل عمر ہمبرگ میں 28/دسمبر 1975ء کو بروز اتوار صبح دس بجے سے شام چھ بجے تک منعقد ہوا۔ اس کا افتتاح اور اختتام مکرم مولانا فضل الٰہی اَنوری امیر و مبلغ انچارج جرمنی نے کیا۔ اس میں شامل ہونے والے احباب جماعت کی ایک فہرست ملی ہے جس میں ڈنمارک، فرینکفرٹ اور بعض دیگر شہروں سے شامل ہونے والے 63 احباب و خواتین کے نام لکھے ہیں جبکہ چند منتظمین کے نام اس کے علاوہ ہیں، اس طرح اس کی مجموعی حاضری 70 کے قریب تھی۔ اس اولین جلسہ سالانہ میں کل چھ تقاریر ہوئیں جن میں سے ایک تقریر ڈنمارک سے تشریف لائے ہوئے مکرم الحاج نوح سوین ہینسن (Mr Svend Hansen) نے بھی کی۔

اس جلسہ میں حاضرین کے مابین تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی، تقریر اور عام دینی معلومات کے مقابلے بھی ہوئے۔ اس جلسہ کی انتظامی کمیٹی امام مسجد فضل عمر ہمبرگ محترم حیدر علی ظفر کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل تین کارکنان پر مشتمل تھی:

1۔ مکرم نصیر الدین بٹ
2۔ مکرم مختار احمد
3۔ مکرم چوہدری رفیق احمد جاوید

(غیر مطبوعہ ریکارڈ تاریخ کمیٹی جرمنی)

جماعت احمدیہ جرمنی کا دوسرا جلسہ سالانہ 8 جنوری 1977ء کو مسجد فضل عمر ہمبرگ میں ہی منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی انتظامی کمیٹی مندرجہ ذیل پانچ منتظمین پر مشتمل تھی:

1۔ مکرم سید منصور احمد
2۔ مکرم عبدالجلیل بٹ
3۔ مکرم رفیق احمد جاوید
4۔ مکرم خورشید احمد
5۔ مکرم عبدالرشید خالد

اس جلسہ میں ہمبرگ سے باہر کی 14 جماعتوں کے 29 اور ہمبرگ سے قریباً 120 نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کا اِفتتاح اور اِختتام امیر و مبلغ انچارج جرمنی محترم حیدر علی ظفر نے کیا۔ آپ کے علاوہ مبلغ فرینکفرٹ محترم نواب منصور احمد خان اور دو نو احمدی جرمن دوستوں مکرم F. S. Kretschmar اور مکرم Herbert Gehrts نے بھی تقاریر کیں۔ اس ایک روزہ جلسہ کے چار اجلاسات ہوئے اور بعض علمی مقابلہ جات بھی ہوئے جن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے احباب میں ڈنمارک سے تشریف لائے ہوئے نو احمدی ڈینش دوست مکرم کمال کرو نے انعامات تقسیم کئے۔

(اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 1977ء)

تیسرا جلسہ سالانہ بھی اسی سال مسجد فضل عمر ہمبرگ میں منعقد ہوا۔ اس مرتبہ جلسہ کا دورانیہ بڑھادیا گیا اور 24، 25 دسمبر 1977ء کو دو روز تک جاری رہا۔ اب تک ہونے والے دونوں جلسے جماعت ہمبرگ کی طرف منسوب تھے اور اس تیسرے جلسے کو جلسہ سالانہ مغربی جرمنی کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔ اس میں انگلستان، ناروے اور جرمنی کے 42 شہروں سے مجموعی طور پر 250 احباب جماعت شریک ہوئے جن میں قریباً 30 غیر از جماعت دوست بھی تھے، الحمدللہ۔

اس جلسہ کے لئے پہلی مرتبہ مرکز ربوہ سے وکیل التبشیر صاحب کا پیغام موصول ہوا جسے مکرم چوہدری عبداللطیف سابق مبلغ جرمنی نے پڑھ کر سنایا۔ اس کی افتتاحی اور اختتامی تقاریر امیر و مبلغ انچارج محترم حیدر علی ظفر نے کیں۔ ان کے علاوہ محترم نواب منصور احمد خان مبلغ فرینکفرٹ اور مکرم نور احمد بولستاد امیر جماعت ناروے اور بعض مقامی مقررین نے بھی تقاریر کیں۔

(اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 1978ء)

اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس کے دوسرے روز 25 دسمبر کو لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک علیحدہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں لجنہ کی حاضری 20 تھی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی فروری 1978ء)

چوتھا جلسہ سالانہ جرمنی 24 اور 25 دسمبر 1978ء کو مسجد فضل عمر ہمبرگ میں ہی منعقد ہوا۔ اس کے انتظامات مبلغ ہمبرگ مکرم لئیق احمد منیر کے زیر نگرانی ایک کمیٹی نے کئے۔ اس کا افتتاح امیر و مبلغ انچارج مکرم نواب منصور احمد خان نے کیا۔ اس جلسہ کے مہمان خصوصی سویڈن سے مکرم عزت اولیوچ تھے۔ اس جلسہ میں ایک مجلس سوال و جواب بھی ہوئی جو جملہ شرکاء کے لئے خاص دلچسپی کا باعث بنی۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دورۂ جرمنی و لندن کی متحرک فلم بھی دکھائی گئی۔ اس جلسہ کی حاضری 160 تک گئی۔

(غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ)

1980ء میں منعقد ہونے والا دو روزہ جلسہ بھی 5 اور 6 اپریل کو مسجد فضل ہمبرگ میں منعقد ہوا۔ گزشتہ سال 1979ء میں بعض مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہوسکا تھا لہٰذا یہ جلسہ گنتی کے اعتبار سے پانچواں جلسہ سالانہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہمبرگ میں ہونے والا آخری جلسہ بھی تھا کیونکہ گزشتہ سالوں کے دوران بہت سے احمدی ہجرت کر کے جرمنی آچکے تھے اور ان میں سے بیشتر احباب کو فرینکفرٹ کے گرد و نواح یا جرمنی کے وسطی و جنوبی علاقوں میں آباد کیا گیا تھا۔ اس اعتبار سے زیادہ تر احباب جماعت کا فرینکفرٹ پہنچنا نسبتاً آسان تھا، اس لئے انتظامی سہولت کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ جلسہ سالانہ فرینکفورٹ میں ہوا کرے گا۔

پانچویں جلسہ سالانہ کا افتتاح اور اختتام امیر و مبلغ انچارج مکرم نواب منصور احمد خان نے کیا جب کہ لندن سے مکرم منیر الدین شمس نے بطور مہمان مقرر شرکت کی، آپ کی تقریر کا عنوان ’’انگلستان میں تبلیغ اسلام اور احمدیت کا مستقبل‘‘ تھا۔ اس جلسہ کے لئے ربوہ سے وکیل التبشیر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کا پیغام بھی موصول ہوا۔ مقامی مقررین میں سے نو احمدی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر کی تقریر بعنوان ’’جلسہ سالانہ ربوہ اور قادیان

کے دوران میرے تجربات'' اور مکرم ہدایت اللہ ہیوبش کی تقریر بعنوان'' مغربی معاشرہ میں اسلامی طرزِ عمل کیسے اپنایا جاسکتا ہے'' خاص طور پر دلچسپی کے ساتھ سنی گئیں۔ اس جلسہ میں بھی دوسرے روز لجنہ اماءاللہ کا ایک الگ سیشن ہوا۔ جلسہ کے آخری اِجلاس کی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے 700 تک جا پہنچی جو مسجد فضل عمر کی گنجائش سے کئی گنا زیادہ تھی۔

(غیر مطبوعہ رپورٹ جلسہ 1980ء ریکارڈ تاریخ احمدیت جرمنی)

چنانچہ اس کے لئے مسجد کے عقبی لان اور سامنے والے باغیچہ میں مارکیاں لگا کر انتظامات میں وسعت پیدا کی گئی تھی۔ علاوہ ازیں احباب جماعت کو سڑک کے علاوہ ہمسایوں کے باغیچوں میں بھی بیٹھنا پڑا۔

(از یادداشت محترم لئیق احمد منیر، منتظم اعلیٰ جلسہ)

جلسہ سالانہ جرمنی فرینکفرٹ میں

1981ء میں جلسہ سالانہ جرمنی کی تاریخ میں ایک نیا موڑ آیا اور اس جلسہ نے ہمبرگ سے سفر کر کے فرینکفرٹ میں آبسیرا کیا اور جماعت احمدیہ جرمنی کا چھٹا جلسہ سالانہ 18، 19 اپریل 1981ء کو فرینکفرٹ کے ایک ہال Gallus Haus Frankfurtalle111 میں منعقد ہوا۔

اس جلسہ کو انتظامی لحاظ سے پہلی دفعہ دس مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کی سربراہی میں ایک وسیع انتظامی کمیٹی مقرر کی گئی۔ اس جلسہ کے مہمان خصوصی جرمنی میں غانا کے سفیر مکرم عمانویل مہمایعقوبو (EMANUEL MAHMA YAKUBU) تھے۔

اسی طرح مکرم میر مسعود احمد صاحب ڈنمارک اور مکرم عبدالعزیز فرحاخن صاحب ہالینڈ سے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ازراہِ شفقت تین صفحات پر مشتمل اپنا خصوصی پیغام بزبان انگریزی جلسہ کے لئے ارسال فرمایا۔ علاوہ ازیں وکیل التبشیر صاحب کا بھی پیغام موصول ہوا۔ یہ پیغامات امیر و مبلغ انچارج مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے پڑھ کر سنائے۔ اس جلسہ کی حاضری 750 رہی جو ایک نیا ریکارڈ تھا۔

(اخبار احمدیہ جرمنی مئی 1981ء)

اگلے سال مؤرخہ 10 اور 11 اپریل 1982ء کو ساتواں جلسہ بھی گزشتہ سال کی طرح فرینکفرٹ کے اسی ہال میں منعقد ہوا۔ اس کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات موصول ہوئے۔ اس جلسہ میں مرکز لندن سے محترم مبارک احمد ساقی صاحب مبلغ سلسلہ بطور مہمان مقرر شامل ہوئے۔ اس جلسہ کی حاضری 627 تھی۔

(رسالہ ''تحریک جدید جون 1982ء صفحہ 10)

مؤرخہ 2 اور 3 اپریل 1983ء کو منعقد ہونے والے آٹھویں جلسہ سالانہ جرمنی میں مہمان خصوصی مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب تھے۔ علاوہ ازیں مبلغ انگلستان مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب نے بھی بطور مہمان مقرر شرکت فرمائی۔ اس کی حاضری 630 تھی۔ یہ جلسہ فرانکفورٹ شہر کے وسط میں واقع ایک ہال Volksbildungsheim, Eschenheimer Anlage40 میں منعقد ہوا۔ اس ہال کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس سے قبل یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ احباب جماعت کی اجتماعی ملاقات بھی ہوئی تھی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی مارچ 1983ء صفحہ 4)

مہمانوں کی رہائش کا انتظام فرینکفرٹ شہر اور مضافاتی بستیوں میں رہنے والے احمدیوں کے ہاں کیا گیا تھا جبکہ ضیافت کے لئے مسجد نور کے

عقبی باغیچہ میں خیمہ لگا کر کیا گیا تھا۔ کھانا تیار بھی یہاں کیا جاتا تھا اور کھلایا بھی اسی جگہ جاتا تھا۔ جلسہ کے دوسرے روز خواتین نے جلسہ گاہ والے ہال کی دوسری منزل کے ایک کمرے میں اپنا الگ جلسہ منعقد کیا۔

(از ریکارڈ وکالت تبشیر ربوہ، فائل جرمنی جنرل 1983ء صفحہ 101)

ربوہ کی طرز پر اِنتظامی ڈھانچہ

1983ء کے جلسہ سالانہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس کے انتظامات کے لئے جلسہ سالانہ ربوہ کی طرز پر پہلی مرتبہ ایک وسیع انتظامی ڈھانچہ بنایا گیا جس کے لئے مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا جبکہ افسر جلسہ گاہ کے طور پر مکرم ناز احمد ناصر صاحب کو افسر جلسہ گاہ خدمت کی توفیق ملی۔ ان ہر دو افسران کی زیر نگرانی مختلف شعبوں کے منتظمین نے جلسہ کے انتظامات بڑی خوبی کے ساتھ سرانجام دیئے۔

(غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ سالانہ)

اس کے بعد ہر سال اسی طرز پر انتظامی ڈھانچہ تشکیل دیا جانے لگا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

افسران جلسہ سالانہ جرمنی

سال	افسر جلسہ سالانہ	حوالہ
1983ء و 1984	مکرم عبدالباسط طارق	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ و اخبار احمدیہ جرمنی مئی 1984ء صفحہ 9
1985ء	مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر	اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 1985ء صفحہ 4
	مکرم چوہدری محمد شریف خالد	اخبار احمدیہ جرمنی جون جولائی 1988ء صفحہ 21، اخبار احمدیہ جرمنی مئی 1989ء صفحہ 29
1991ء تا 2000ء	مکرم عبدالرحمٰن مبشر	اخبار احمدیہ اکتوبر و نومبر 1991ء صفحہ 20، نومبر، دسمبر 1992ء صفحہ 35، جون جولائی 1992ء صفحہ 27 و غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ
2001ء	مکرم مبشر احمد طاہر	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ
2009ء تا 2011	مکرم عبدالرحمٰن مبشر	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ و اخبار احمدیہ متعلقہ سال
2012ء تا 2014ء	مکرم مظفر عمران	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ
2015ء تا حال	مکرم محمد الیاس مجوکہ	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ

افسران جلسہ گاہ جرمنی

سال	افسر جلسہ گاہ	حوالہ
1983ء و 1984ء	مکرم ناز احمد ناصر	اخبار احمدیہ جرمنی مئی 1984ء صفحہ 9
1985ء و 1986ء	مکرم ملک منصور احمد عمر	اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 1985ء صفحہ 4 و غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ سالانہ
1987ء	مکرم لئیق احمد منیر	اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 1987ء صفحہ 10
1988ء		
1989ء تا 1990ء	مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم	اخبار احمدیہ جرمنی جون جولائی 1989ء صفحہ 24، اخبار احمدیہ جرمنی جون 1990ء صفحہ 36
1991ء تا 1992ء	مکرم عبدالشکور اسلم	غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ سالانہ و اخبارِ احمدیہ جرمنی جون جولائی 1992ء صفحہ 27

1993ء تا 1994ء	مکرم مقصود الحق	غیرمطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ سالانہ
1995ء تا 2014ء	مکرم حیدر علی ظفر	غیرمطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ و اخبار احمدیہ متعلقہ سال
2015ء تا حال	مکرم مظفر عمران	غیرمطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی فائل جلسہ سالانہ

فرنکفرٹ کے مذکورہ بالا ہال میں آخری مرتبہ جلسہ سالانہ کا انعقاد 21 اور 22اپریل 1984ء کو ہوا۔ اس کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا خصوصی ولولہ انگیز پیغام موصول ہوا۔ مبلغ انچارج ہالینڈ محترم عبدالحکیم اکمل صاحب اور ڈینش نو احمدی دوست مکرم سیون ہانسن بھی شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں جرمنی کی 58 میں سے 50 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی اور اس طرح سے حاضری ایک ہزار سے تجاوز کرگئی جس میں 300 جرمن اور پاکستانی مہمان بھی شامل تھے۔ ایک شبینہ اجلاس بھی ہوا جس میں غیراز جماعت دوستوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب بھی ہوئی۔

(از ریکارڈ وکالت تبشیر ربوہ، فائل جرمنی جنرل 1984ء صفحہ 221)

جلسہ جرمنی کی تاریخ میں ایک نیا سنگ میل

جلسہ کی حاضری میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی رہی اور 1983ء کے جلسہ میں اس قدر بڑھ گئی کہ بڑی اور کھلی جگہ کی ضرورت پڑ گئی چنانچہ جماعت جرمنی نے وَسِّعْ مَكَانَكَ کا نظارہ یوں دیکھا کہ فروری 1985ء میں اللہ تعالیٰ نے جماعت جرمنی کو فرینکفرٹ کے جنوب میں 40 کلومیٹر دور گروس گیراؤ (Gross Gerau) نامی شہر کے نواح میں کئی ایکڑ پر مشتمل ایک وسیع قطعہ اراضی عطافرمایا تھا جس کا نام ناصر باغ رکھا گیا تھا، چنانچہ 1985ء کا جلسہ سالانہ جماعت کی اپنی خرید کردہ اسی جگہ پر منعقد ہوا جس کی الگ ہی شان تھی۔ ناصر باغ کے کھلے اور وسیع میدانوں میں کہیں جلسہ گاہ کے لئے مارکیاں لگائی گئیں تو کہیں لنگر خانہ کے لئے۔ مختلف دفاتر بھی چھوٹے چھوٹے ٹینٹ لگا کر بنائے گئے۔ ایک میدان کو کار پارکنگ کے لئے مخصوص کیا گیا۔ گویا ایک چھوٹا سا شہر، چھوٹا ربوہ بنا دیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر پر اذان، ذکر الٰہی، درود شریف کے ورد کے ساتھ ساتھ پاکیزہ نظموں، اعلانات اور نعرہ ہائے تکبیر نے قادیان اور ربوہ کے جلسوں کی یاد تازہ کر دی۔ احباب جماعت دور دراز سے قافلوں کی صورت میں بسوں اور کاروں میں پہنچتے تو ان کا روایتی انداز میں پر جوش استقبال کیا جاتا۔ ریلوے اسٹیشن سے بھی مہمانوں کو جلسہ گاہ لانے کا منظم انتظام کیا گیا تھا۔ غرضیکہ اپنی جگہ پر اور اتنی کھلی جگہ پر جلسہ کا اپنا ہی لطف تھا جس سے تمام شاملین جلسہ اپنے اپنے انداز اور ظرف کے مطابق محظوظ ہوتے اور جلسہ کی برکات سمیٹتے رہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جرمن نژاد محترم عبداللہ واگس ہاؤزر کو جماعت جرمنی کا نیشنل امیر مقرر فرمایا تھا اور یہ جلسہ انہی کی نگرانی میں انعقاد پذیر ہوا تھا۔

یہ جلسہ 22 اور 23 جون 1985ء کو منعقد ہوا۔ اس کی حاضری اللہ کے فضل سے بارہ سو سے تجاوز کرگئی جس میں آٹھ ممالک کی نمائندگی تھی جبکہ جرمن نژاد احمدی احباب کی تعداد 25 تھی۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب اور مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب بطور مہمان خصوصی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں پہلی دفعہ اردو اور انگریزی تقاریر کا ترجمہ جرمن اور عربی زبان میں بھی کیا گیا۔

(از ریکارڈ وکالت تبشیر ربوہ، فائل جرمنی جنرل 1986ء صفحہ 107)

اس کے بعد 1994ء تک تسلسل سے تمام جلسے ناصر باغ میں ہی منعقد ہوتے رہے اور ہر سال گزشتہ سال کے تجربات کی روشنی میں انتظامات میں وسعت اور بہتری لانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ ان میں سے 1986ء کے جلسہ میں پہلی دفعہ دونوں دن خواتین کا جلسہ بھی منعقد ہوا۔

(غیرمطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ احمدیت جرمنی، فائل جلسہ سالانہ)

حضرت خلیفۃ المسیح کی جلسہ سالانہ جرمنی میں پہلی مرتبہ تشریف آوری

اب تک ہونے والے سالانہ جلسوں کے لئے خلفائے وقت کے محبت بھرے پیغامات توموصول ہوتے رہے تھے لیکن خلیفہ وقت کا بنفس نفیس کسی جلسہ میں ورود نہ ہوا تھا۔ جماعت جرمنی کو یہ سعادت اور برکت پہلی مرتبہ 1987ء میں اُس وقت ملی جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورۂ ہالینڈ کے دوران اچانک پروگرام بنا کر اس جلسہ کو چند گھنٹوں کے لئے رونق بخشی۔

حضور انور نے جلسہ کے پہلے روز ناصر باغ کے میدان میں بنائے گئے جلسہ گاہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نمازیں پڑھائیں۔ حضورؒ کی آمد پر نعرے لگائے تو حضور انورؒ نے خطبہ جمعہ اِرشاد فرمانے سے قبل فرمایا کہ خطبہ جمعہ کے لئے جب امام آتا ہے تو اس وقت نعرے لگائے جاتے ہیں اور نہ ہی خطبہ جمعہ کے دوران۔ حضورؒ نے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ جرمنی کو پہلی صدی کے ختم ہونے تک ایک ہزار جرمن خدا کے حضور پیش کرنے کا ٹارگٹ دیا۔ نماز جمعہ کے فوراً بعد جلسہ کی افتتاحی اجلاس کی کارروائی حضورؒ کی ہی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد فضا نعروں سے گونج اُٹھی تو حضورؒ نے فرمایا کہ نعرے ’’کسی ترتیب سے لگائیں‘‘ پھر حضور انورؒ نے خود نعرے لگوائے اور اسیران راہِ مولیٰ کا نعرہ لگاتے ہوئے حضورؒ کی آواز بھرّا گئی۔ نعروں کے بعد حضورؒ نے فرمایا کہ آئیں اب دعا کرلیں۔ دعا کے بعد حضورؒ نے جلسہ کی کارروائی کو جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا اور خود اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر تشریف لے گئے۔ اس جلسہ کے موقع پر پہلے روز حضور کے ساتھ جرمن تبلیغی نشست شام پانچ بجے ہوئی جس کے بعد بیعت کی تقریب بھی ہوئی جس میں پانچ جرمن اور عرب احباب نے حضورؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ یہ جلسہ پہلی مرتبہ تین دن جاری رہا۔

(اخبار احمدیہ جرمنی مئی و جون 1987ء صفحہ 10-9)

جماعت احمدیہ جرمنی کو یہ غیرمعمولی اعزاز اور خوش نصیبی حاصل ہے کہ 7 198ء سے لے کر اب تک کے تمام جلسہ ہائے سالانہ میں (1999ء، 2002ء اور 2006ء کے علاوہ) حضرت خلیفۃ المسیح بنفس نفیس رونق افروز ہوتے رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ناصر باغ میں ہونے والے جماعت جرمنی کے تیرہویں جلسہ سالانہ 1988ء کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے بابرکت وجود سے فیضیاب کیا اور ولولہ انگیز افتتاحی و اختتامی خطابات کے علاوہ ایک روح پرور مجلس عرفان میں احباب جماعت کے سوالات کے جوابات بھی عطا فرمائے۔ سوئٹزرلینڈ سے مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب نے بطور مہمان مقرر شرکت فرمائی اور اس جلسہ کی حاضری پانچ ہزار سے زائد رہی۔

صد سالہ جشن تشکر کے سال کا عظیم الشان جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال پورے ہونے پر سارے عالم احمدیت میں 1989ء کے سال جشن تشکر منایا گیا۔ اس سال 12 تا 14 مئی کو جرمنی میں ہونے والا جلسہ سالانہ کئی اعتبار سے ایک خاص شان کا حامل تھا۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حاضرین جلسہ کو تین بصیرت افروز خطابات سے نوازا۔ تیسرا خطاب حضور نے خواتین کے پنڈال میں تشریف لے جا کر فرمایا اور جلسہ جرمنی میں ایسا پہلی مرتبہ ہوا۔ جرمن مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی جس میں 350 مہمان شامل ہوئے۔ مجموعی حاضری 7000 سے زائد رہی جس میں 15 ممالک کے 165 نمائندگان بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں مقامی شہر کی انتظامیہ کے دو ارکان اور مغربی جرمنی میں کینیا کے سفیر نے بھی شرکت کی۔ اس سال تمام تقاریر کا جرمن اور انگریزی زبانوں میں رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس جلسہ میں ایک خصوصی سیشن سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے بھی ہوا جس میں لندن سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب، مولانا مبارک احمد ساقی صاحب اور اور سپین سے تشریف لائے ہوئے مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب نے خطاب کیا۔

اس جلسہ کے اختتامی اجلاس میں جشن تشکر کے موقع پر تیار کی گئی ایک خصوصی یادگار پلیٹ امیر صاحب جرمنی نے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کی، اسی طرح مکرم عبدالسمیع عارف صاحب نے منارۃ المسیح کا ایک خوبصورت ماڈل حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت پائی۔ موصوف نے جلسہ کے سٹیج کے لئے بھی لکڑی سے منارۃ المسیح تیار کیا تھا جس میں مقررین نے کھڑے ہو کر تقاریر کی تھیں۔ اسی جلسہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جماعت جرمنی سے اپنے غیرمعمولی پیار کا اظہار فرماتے ہوئے سو مساجد سکیم عطا فرمائی تھی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 1989ء صفحہ 23 تا 26)

1990ء کے جلسہ سالانہ میں تاریخ میں ایک نیا سنگ میل آیا جب جلسہ کی حاضری دس ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ یہ جلسہ یکم تا 3 جون 1990ء کو ناصر باغ گروس گیراؤ میں منعقد ہوا۔ اب ناصر باغ کے اندر کار پارکنگ

کی گنجائش نہ رہی تھی چنانچہ اس کے لئے اس کے جنوبی طرف واقع ایک بہت بڑے زرعی کھیت کو کرائے پر حاصل کیا گیا۔جلسہ کی حاضری ہر سال تیزی سے بڑھتی چلی جارہی تھی حتی کہ 26 تا 28 اگست 1994ء کو ناصر باغ میں منعقد ہونے والے جلسہ کی حاضری 23 ہزار تک پہنچ گئی اور اس کے لئے ناصر باغ جیسی وسیع وعریض کھلی زمین بھی ناکافی ہوگئی۔ اور 3500 گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے ہمسایہ کا کھیت بھی ناکافی ہوگیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 9 ستمبر 1994ء صفحہ اول)

گاڑیوں کی کثرت کے پیش نظر اس جگہ ٹریفک کے مسائل بھی پیدا ہوگئے جس کی وجہ سے 1994ء کے بعد مقامی شہری انتظامیہ نے ناصر باغ میں جلسہ منعقد نہ کرنے کا مشورہ دیا۔

ناصر باغ سے مئی مارکیٹ تک

ناصر باغ بھی دیکھتے دیکھتے چھوٹا پڑ گیا گویا وَسِّعْ مَکَانَکَ کا الہامی حکم ایک مرتبہ پھر پورا کرنے کا وقت آ گیا۔ چنانچہ فرینکفرٹ کے نواح میں کسی بڑی جگہ کی تلاش میں جلسہ کی انتظامیہ فرینکفرٹ سے 90 کلومیٹر دور ایک معروف شہر من ہائم کی مائی مارکیٹ Maimarkt پہنچی تو اس کے وسیع وعریض احاطہ میں ہال اور دیگر سہولتوں کے پیش نظر اسی جگہ کو جلسہ گاہ بنانے کا فیصلہ کرنے پر مجبور ہوگئی۔ چنانچہ 8 تا 10 ستمبر 1995ء کو اسی جگہ جماعت احمدیہ جرمنی کا 20 واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

مردانہ جلسہ گاہ مئی مارکیٹ کے مسقّف حصہ میں بنایا گیا جس کی وسعت کے پیش نظر فکر تھا کہ کیسے بھرے گا مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ پہلے روز ہی آخر تک بھر گیا۔جلسہ کی مجموعی حاضری 17 ہزار سے زیادہ رہی جس میں 30 ممالک کے افراد شامل تھے۔ لجنہ اماء اللہ کے لیے مارکی لگا کر جلسہ گاہ بنائی گئی تھی۔اس کے علاوہ کھانے کے لئے بھی مارکیاں لگا کر وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا تھا۔ایک حصہ پرائیویٹ خیمہ جات کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ گاڑیوں کے لئے بہت بڑی پارکنگ اس احاطہ سے باہر تھی۔ یہاں رجسٹریشن اور داخلہ کے لئے باقاعدہ انتظام کی وجہ سے حفاظتی انتظامات میں بہت سہولت ہوگئی۔ اسی طرح احاطہ کے اندر پختہ سڑکوں اور بیوت الخلاء کی سہولت بھی موجود تھی۔ ایک بہت بڑی سہولت یہ بھی تھی کہ حضرت امیر المومنین کی رہائش کے لئے بھی یہاں جگہ میسر آ گئی تھی جس کے نتیجہ میں حضور انور جلسہ گاہ میں رہائش رکھتے اور جہاں فرینکفرٹ سے جلسہ گاہ تک کے روزانہ کا سفر بچتا وہاں حضور اقدس کی جلسہ گاہ میں ہمہ وقت موجودگی سے احباب جماعت برکات جلسہ سے کئی گنا مستفیض ہوتے، تمام نمازیں حضور کی اقتداء میں ہوتیں، بہت سی ملاقاتیں جلسہ کے دوران ہو جاتیں اور کئی دیگر پروگراموں میں بھی حضور اقدس کے لئے بآسانی تشریف لانا ممکن ہو جاتا۔غرضیکہ بہت سے پہلوؤں کے اعتبار سے یہ جگہ ہمارے جلسہ کے لئے بے حد موزوں ثابت ہوئی اور یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 16 سال (2010ء) تک بڑی سہولت اور کامیابی کے ساتھ جلسے منعقد ہوتے رہے۔

من ہائیم میں ہونے والے جلسوں کا مختصر تذکرہ

جلسہ سالانہ 15 تا 17 اگست 1997ء کی خاص بات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بابرکت شمولیت کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض بزرگ ہستیوں کی جرمنی کے جلسہ میں شمولیت بھی تھی۔ ان بزرگان میں مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد ناظر اعلیٰ ربوہ، مکرم صاحبزدہ مرزا مسرور احمد سَلَّمَہٗ رَبَّہٗ (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)، مکرم سید میر محمود احمد ناصر، مکرم مرزا عمر احمد مع بیگم صاحبہ شامل تھے۔ مجموعی حاضری 21 ہزار تھی جس میں 30 سے زائد ممالک سے تشریف لانے والے مہمان شامل تھے۔اس جلسہ سے حضور انور رحمہ اللہ نے خطاب فرماتے ہوئے جماعت جرمنی کو سو مساجد منصوبہ کی یاد دہانی کرائی اور اس کے لئے اپنی طرف سے نیز مرحومہ اہلیہ اور بچیوں کی طرف سے مجموعی طور پر ڈیڑھ لاکھ مارک کے وعدہ کا اعلان فرمایا۔ (الفضل انٹرنیشنل لندن 12 ستمبر 1997ء صفحہ 16)

اگلے سال ہونے والے 23 ویں جلسہ سالانہ 1998ء کے انتظامات کے لئے 62 شعبہ جات قائم کئے گئے تھے جن میں 4 ہزار کارکنان نے رضاکارانہ خدمات انجام دیں۔ حاضری 23 ہزار سے زائد تھی۔

جلسہ سالانہ 1999ء کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف نہ لا سکے۔ اس سال امیر و مبلغ انچارج غانا مکرم عبدالوہاب آدم مہمان خصوصی تھے۔ آپ نے ہی لوائے احمدیت لہرایا اور اپنے مخصوص لہجہ کے ساتھ اردو زبان میں خطاب کیا جو سامعین کے لئے خاص دلچسپی کا باعث بنا۔

سال 2000ء میں جلسہ سالانہ جرمنی کی سلور جوبلی کا سال تھا۔ اس جلسہ میں جرمنی سمیت 40 مختلف ممالک سے تشریف لائے ہوئے 33ہزار مہمانوں نے شرکت کی۔مہمان مقررین میں پاکستان سے محترم مولانا محمد اعظم اکسیر جبکہ لندن سے مولانا نصیر احمد قمر شامل تھے۔ اس موقع پر دس زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام بھی کیا گیا۔

مرکزی جلسہ سالانہ 2001ء کا جرمنی میں انعقاد

2001ء میں برطانیہ کے بہت سے علاقے Foot & Mouth نامی بیماری کی زد میں تھے جس کی وجہ سے برطانیہ میں جلسہ سالانہ ملتوی کرنا پڑا۔ چنانچہ جماعت جرمنی کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مرکزی جلسہ سالانہ کی میزبانی کا شرف جماعت جرمنی کو عطا فرما دیا اور اس طرح سے اس سال جرمنی میں ہونے والا 21 واں جلسہ سالانہ انٹرنیشنل مرکزی جلسہ قرار پایا۔ ایک رپورٹ کے مطابق 60 سے زائد ممالک کے 48,600 افراد کی اس جلسہ میں شمولیت ہوئی۔ انٹرنیشنل جلسہ ہونے کی وجہ سے اس سال عالمی بیعت بھی جرمنی کے جلسہ میں ہی ہوئی۔جس میں 300 سے زائد اقوام کے 8 کروڑ 10 لاکھ 6ہزار سات سو اکیس افراد کی بیعت ہوئی۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ اس جلسہ کی تمام کارروائی براہِ راست تمام دنیا میں نشر کی گئی۔ اس جلسہ کے موقع پر جرمنی کے صدر عزت مآب یوہانس راؤ اور بہت سے حکومتی وغیر حکومتی عمائدین کے خیرسگالی کے پیغامات بھی موصول ہوئے جو اس جلسہ میں پڑھ کر سنائے گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل جلد 8 شمارہ 36،07/ ستمبر 2001ء صفحہ اول)

اس مرکزی جلسہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ آخری مرتبہ جرمنی تشریف لائے تھے اور حضور رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ سے افتتاح فرمایا اور مرکزی جلسہ کی طرز پر دوسرے اور تیسرے روز خطابات فرمائے۔ اس سال قادیان سے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد، ربوہ سے مکرم نواب منصور احمد خان اور لندن سے مکرم مولانا منیر الدین شمس اور مولانا نصیر احمد قمر نے بطور مہمان مقرر شرکت فرمائی۔

(احمدیہ جرمنی ستمبر 2001ء صفحہ اول و دوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جلسہ سالانہ 2002ء کے لیے اپنی شدید علالت کے باعث تشریف نہ لا سکے تھے جس کی وجہ سے جلسہ کا ماحول اداس رہا تاہم خلافت احمدیہ کے 23 ہزار پروانوں نے حضور اقدس کی صحت و درازئ عمر کے لئے پرسوز دعاؤں سے فضا کو معمور رکھا۔اس سال قادیان سے مکرم مولانا حکیم محمد دین، ربوہ سے مکرم مولانا دوست محمد شاہد اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد اور لندن سے مکرم عطاء المجیب راشد نے شرکت فرمائی اور حاضرین سے خطاب کیا۔

خلافت خامسہ کے دور کا پہلا جلسہ سالانہ جرمنی

22 تا 24 اگست 2003ء کو منعقد ہونے والا جماعت احمدیہ کا 28واں جلسہ خلافت خامسہ کے دور کا پہلا جلسہ تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ویزہ کی مشکلات کے باوجود تشریف لاکر اپنے وجود باجود سے برکت بخشی اور 31 ہزار شاملین جلسہ کو اپنے خطابات سے نوازا۔ اِس جلسہ کے مہمان مقررین میں وکیل اعلیٰ تحریک جدید پاکستان مکرم چوہدری حمید اللہ اور وکالت تبشیر لندن میں متعین مبلغ سلسلہ مکرم اخلاق احمد انجم شامل تھے۔

2004ء کے جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ سے فرمایا، اس سے قبل حضور نے ایک مختصر تقریب میں حسب معمول و روایت لوائے احمدیت لہرایا۔ دوسرے روز حسب معمول لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا اور تیسرے روز حضور انور کے اختتامی خطاب سے جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ میں ربوہ سے ناظر اصلاح و ارشاد مکرم راجہ نصیر احمد اور کینیڈا سے مبلغ سلسلہ مکرم مبارک احمد نذیر نے بطور مہمان مقرر شرکت فرمائی۔ دوسرے روز جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک نشست بھی ہوئی جس میں حضور انور نے بھی خطاب فرمایا۔

30ویں جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء کا عنوان ’’وصیت‘‘ تھا کہ امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ برطانیہ کے موقع پر احباب جماعت کو نظام وصیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ اس جلسہ میں پاکستان سے مکرم مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ نے تشریف لاکر ’’نظام وصیت کے ذریعہ نظام نو کی بنیاد‘‘ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ علاوہ ازیں محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں مفتی سلسلہ بھی امسال مہمان مقرر تھے۔

(غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ)

جلسہ سالانہ جرمنی 2006ء اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی سے محروم رہا۔ تاہم اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کے نام ایک محبت بھرا پیغام ارسال فرمایا۔ لندن سے مکرم مولانا لئیق احمد طاہر اور مکرم مولانا نصیر احمد قمر نے تشریف لاکر خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں 29 ممالک کے 20 ہزار احباب نے شرکت کی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر 2006ء صفحہ 13-)

31 اگست و یکم اور 2 ستمبر 2007ء کو جماعت احمدیہ جرمنی کا 32 واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری سنائی کہ جماعت جرمنی نے اپنے پچاس فیصد چندہ دہندگان کو نظام وصیت میں شامل کر کے اپنا ٹارگٹ پورا کر دیا ہے جو حضور نے جماعت جرمنی کو دیا تھا۔ اس جلسہ کی حاضری 28 ممالک سے تشریف لائے ہوئے 26 ہزار سے زائد مہمانوں پر مشتمل تھی۔ اس جلسہ کے مہمان مقرر قادیان سے تشریف لائے ہوئے مکرم مولانا محمد عمر ناظر اصلاح و ارشاد تھے۔ جلسہ کے انتظامات کے لئے 5 ہزار سے زائد رضا کار دن رات مصروف عمل رہے۔ (اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر 2007ء صفحہ اول)

ہر چند کہ گزشتہ کئی سال سے جلسہ کی تقاریر بالخصوص حضور انور کے خطابات ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں رواں نشر کئے جا رہے تھے تاہم اس جلسہ کے دوران مکمل کارروائی اور دیگر پروگرام بھی جلسہ گاہ میں قائم کئے گئے عارضی ٹرانسمیشن سٹیشن کے ذریعہ سے نشر کئے جانے لگے۔ اس کے بعد سے ہر جلسہ پر یہی معمول چلا آ رہا ہے۔

(غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ)

صد سالہ خلافت جوبلی

2008ء کے سال ہونے والا جلسہ سالانہ صد سالہ خلافت جوبلی سے منسوب تھا۔ چنانچہ جلسہ کی تمام تقاریر خلافت سے متعلق مختلف عناوین پر تھیں۔ اس جلسہ میں 40 ممالک سے 37 ہزار مہمانوں نے شرکت کی۔ 9 زبانوں میں تقاریر کا رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے لوائے احمدیت لہرایا پھر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ دوسرے روز مستورات سے اور تیسرے روز اختتامی خطاب فرمایا۔ امسال ربوہ سے ناظر اصلاح و ارشاد مکرم سید محمود احمد شاہ مہمان مقرر تھے۔ علاوہ ازیں ناظر اعلیٰ پاکستان محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد اور وکیل التعلیم تحریک جدید مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین بھی تشریف لائے تھے۔ جلسہ کے انتظامات خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لئے 5 ہزار سے زائد کارکنان نے خدمت کی توفیق پائی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی اگست وستمبر 2008ء صفحہ 1 و 4)

جماعت احمدیہ جرمنی کا 34واں جلسہ سالانہ 14 تا 16 اگست 2004ء کومن ہائم کی مئی مارکیٹ میں منعقد ہوا جس میں 44 ممالک سے آئے ہوئے 32 ہزار سے زائد شمع خلافت کے پروانوں نے شرکت کی۔ امسال مہمان مقرر ناظر تعلیم ربوہ مکرم سید طاہر احمد شاہ تھے۔ جملہ تقاریر کے 9 زبانوں میں رواں ترجمہ کا پہلی مرتبہ جدید آلات کے ذریعہ انتظام کیا گیا تھا۔

(اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر 2009ء صفحہ اول)

26 تا 28 جون 2010ء کو ہونے والا جلسہ جرمنی سانحہ لاہور کے فوراً بعد احباب جماعت کے کسی بھی جگہ پر اتنی بڑی تعداد میں اجتماع کا پہلا موقع تھا۔ اس اعتبار سے اگر ایک طرف ہر آنکھ اشکبار تھی تو دوسری طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ولولہ انگیز خطابات سے ہر احمدی کے دل میں ایک خاص جذبہ جوش مار رہا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر حضور انور نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ع ’’دشمن کو ظلم کی برچھی سے‘‘ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی نظم ع ’’دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو!‘‘ خاص طور اپنے اختتامی خطاب سے پہلے پڑھوائیں۔ ان نظموں کو سن کر حاضرین کا جوش قابل دید تھا۔ حضور انور کے خصوصی ارشاد پر محترم امیر صاحب جرمنی نے اسی سانحہ کے حوالے سے شہادت کے موضوع پر تقریر فرمائی نیز مکرم ہدایت اللہ ہیوبش مرحوم نے بھی اس موقع کے لئے اپنے جذبات کو جرمن نظم میں ڈھالا۔ اس سال جلسہ کے لئے مکرم عبدالسمیع خان ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ بطور مہمان مقرر تشریف لائے تھے۔

(اخبار احمدیہ جرمنی اگست وستمبر 2010ء صفحہ اول و دوم)

گزشتہ 15 برس سے من ہائیم کی مئی مارکیٹ میں جلسہ سالانہ جرمنی کا انعقاد ہوتا چلا آ رہا تھا، جیسا کہ مندرجہ بالا اعداد و شمار سے واضح ہے کہ حاضری میں ہر سال مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا، اسی اعتبار سے انتظامات میں بھی وسعت لانی پڑتی تھی۔ جس کی وجہ سے بالآخر اتنی بڑی یہ جگہ بھی چھوٹی پڑ گئی اور وَسِّعْ مَكَانَكَ کے الہامی حکم پر عمل کرنے کا ایک دفعہ پھر وقت آ گیا کیونکہ حاضری بڑھتے بڑھتے 2010ء کے جلسہ میں 25 ہزار سے زیادہ ہوگئی تھی۔

نئی اور بہت بڑی جلسہ گاہ کارلسروئے کنونشن سنٹر
(Karlsruhe Messegelände)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 24-26 جون 2011ء کو جرمنی کا 36واں جلسہ سالانہ پہلی دفعہ جرمنی کے شہر کارلسروہے کے کنونشن سنٹر Messegelände DM Arena میں منعقد ہوا۔ یہ جگہ فرینکفرٹ سے جانب جنوب 160 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس کنونشن سنٹر میں ایک جیسے چار بڑے ہال ہیں اور ہر ہال 12,500 مربع میٹر رقبہ کا ہے جس میں 160,000 لوگوں کے لئے گنجائش ہے۔ علاوہ ازیں کئی ہزار مربع میٹر پر مشتمل بہت سے چھوٹے بڑے ہال، گیلریاں اور کمرے ہیں۔ یہ کمپلیکس ہر قسم کی جدید سہولتوں سے آراستہ، صاف ستھرا اور نہایت خوبصورت ہے۔ ان چار ہالوں میں سے دو ہالوں کو مردانہ و زنانہ جلسہ گاہوں کے طور پر استعمال کیا گیا جبکہ باقی دونوں ہالوں کو مردوں اور خواتین کے کھانے اور رہائش کے علاوہ جماعتی دفاتر کے لئے استعمال کیا گیا۔ اس کمپلیکس کے عین درمیان میں ایک وسیع سبزہ زار ہے جہاں پرچم کشائی کے لئے چبوترہ بنایا جاتا ہے اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں کے لئے بھی اس جگہ خوبصورت ماحول میسر آ جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی رہائش اور دفاتر بھی اسی کمپلیکس کے اندر ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضور انور بڑی سہولت سے جلسہ کے دوران مختلف پروگراموں کے لئے تشریف لاتے ہیں اور اپنا فیض شاملین جلسہ میں بانٹتے ہی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

جماعت جرمنی کے اس 36 ویں جلسہ سالانہ کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت جرمنی تشریف لائے اور اپنے روح پرور خطابات سے نوازا، طلبہ و طالبات کے ساتھ علیحدہ علیحدہ طویل نشستوں میں بھی رونق افروز ہوئے اور نو احمدیوں کو بھی شرف ملاقات بخشا۔ اس سال حضور انور ایدہ اللہ کی خصوصی اجازت سے مکرم مرزا محمد الدین ناز نے ربوہ سے تشریف لا کر اور مکرم مولانا نسیم مہدی نے کینیڈا سے تشریف لا کر خطاب فرمایا۔ اس جلسہ کے موقع پر ایک اہم تقریر ’’خلافت سے زندہ تعلق‘‘ کے موضوع پر مکرم مولانا منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری کی تھی۔

اس کی کل حاضری 26,872 (چھبیس ہزار آٹھ سو بہتّر) تھی۔ جو 66 مختلف ممالک سے بسوں اور پبلک ٹرانسپورٹ کے علاوہ اپنی ذاتی گاڑیوں میں بھی تشریف لائے تھے۔ ان ذاتی گاڑیوں کی تعداد شعبہ پارکنگ کے مطابق 13,680 تھی۔ ان مہمانوں کی ضیافت کے لئے کھانے کی کل 912 دیگیں تیار کی گئیں۔

(اخبار احمدیہ جرمنی جولائی اگست 2011ء صفحہ 54 تا 65)

اس وسیع جگہ پر جلسہ سالانہ گزشتہ سات سال سے بڑی کامیابی اور خوش اسلوبی کے ساتھ منعقد کیا جا رہا ہے اور حاضرین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ہر سال انتظامات میں وسعت لائی جا رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال 42 ویں جلسہ سالانہ کے لئے بہت سے اِنتظامات اس کمپلیکس کے سامنے سڑک کی دوسری جانب پارکنگ میں کرنے پڑے۔ چنانچہ لنگر خانہ اور کھانے کی مارکیاں اس میدان میں لگائی گئیں، بازار تو پہلے سے ہی اسی میدان میں لگایا جاتا تھا۔ اس طرح سے 1500 کے قریب پرائیویٹ خیمہ جات کے لئے اَور بھی دور کا میدان مخصوص کرنا پڑا۔ غرضیکہ 40 ہزار سے زائد حاضری کے لئے اب یہ جگہ بھی چھوٹی ہو چکی ہے اور یہ اعداد و شمار دراصل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئیوں پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ چنانچہ اب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت جرمنی کو حدیقۃ المہدی کی طرح کوئی کھلی جگہ تلاش کرنے کی ہدایت فرمائی ہے تا کہ اپنی ضرورت کے مطابق انتظامات میں وسعت کی جا سکے۔ اللہ کرے کہ پیارے آقا کی خواہش اور منشاء کے عین مطابق جماعت جرمنی کو جلد ایسی جگہ عطا فرما دے۔ آمین۔

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

مدعی تھا۔ (یعنی بہت کچھ اب اُس کو آتا ہے۔ ہر چیز میں اپنے آپ کو ماہر سمجھتا تھا) میری مخالفت پر تل گیا اور زبان درازی میں حد سے گزر گیا۔ مگر میں صبر سے کام لیتا رہا۔ آخر کار اُس کے کنبے میں طاعون پھوٹ پڑی اور اس قدر تباہی ہوئی کہ بہو اور بھابھی اور جوان لڑکا جو ایک ہی تھا وہ سب کے سب چند دنوں میں پلیگ کا شکار ہو گئے اور کوئی روٹی پکانے والا بھی نہ رہا۔ اُس کی ایک لڑکی جو نزدیک ہی دوسرے گاؤں میں بیاہی ہوئی تھی، اُس کے جا کر وہ روزانہ روٹی کھاتا مگر شریکوں کی روٹی کھانا، (یعنی بیٹی کے سسرال میں جا کر روٹی کھانا) اُس کے لئے موت سے بدتر تھا۔ مہتاب خان مذکور کی عمر اُس وقت ساٹھ سال سے کچھ اوپر ہو گی اور جائیداد غیر منقولہ صرف ڈیڑھ گھماؤں کے قریب باقی ہو گی۔ (یہ ڈیڑھ گھماؤں ایکڑ سے بھی کم ہوتا ہے) ایک دن صبح کے وقت نماز فجر کے بعد میں ایک مسجد میں قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا تھا کہ وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ دیکھ میری حالت کیا ہے؟ اور کعبے کی طرف ہاتھ کر کے کہنے لگا کہ مجھے کوئی مرزا صاحب سے عناد نہیں ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہؓ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 6 صفحہ 126-127)۔

(کوئی دشمنی نہیں ہے۔ یہ حالت ہوئی تو تب اُس کو خیال بھی پیدا ہوا۔)

صحابہ کی استقامت کے یہ چند واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی جماعت عطا فرمائی ہے جو ثابت قدمی اور استقامت میں آج بھی غیر معمولی نمونے دکھانے والی ہے۔ کئی خطوط مجھے آتے ہیں، کئی لوگ مجھے ملتے ہیں اور اپنے واقعات سناتے ہیں۔ یہ نمونے دکھانے والے جہاں مرد ہیں، وہاں عورتیں بھی ہیں۔ پس جو جاگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسی کی وجہ سے صحابہ میں لگی تھی اللہ تعالیٰ نے اب تک اُسے جاری فرمایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن صحابہ کے بھی درجات بلند فرمائے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول فرمایا اور استقامت سے ثابت قدمی دکھائی اور اُن کی اولادوں کو بھی استقامت بخشے۔ اور اب شامل ہونے والوں، جو ہم میں موجود ہیں اور آئندہ شامل ہونے والوں کے ایمانوں کو بھی قوت اور طاقت بخشے اور استقامت بخشے۔

(خطبہ جمعہ 20 / اپریل 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

انصر رضا۔ واقفِ زندگی، کینیڈا

کیا دعویٰ نبوّت کی دلیل طلب کرنا کفر ہے؟

مُلّا نے اس خوف سے کہ کہیں لوگ قرآن و سُنّت کی طرف رجوع کر کے سچے امام مہدی کو مان ہی نہ لیں اور ہماری دکانداری چوپٹ نہ ہوجائے، لوگوں کو یہ باور کرا دیا ہے اور اس ضمن میں حضرت امام ابو حنیفہؒ سے ایک فتویٰ بھی منسوب کیا جاتا ہے کہ اب کسی مدعی نبوت سے اس کے دعوی کی دلیل طلب کرنا ہی کفر ہے چہ جائیکہ اس پر ایمان لایا جائے۔ قرآن کریم اس بات کی تردید اسطرح فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۷﴾

(سبا: 47)

تو کہہ دے کہ میں محض تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم دو دو اور ایک ایک کر کے اللہ کی خاطر کھڑے ہوجاؤ پھر خوب غور کرو کہ تمہارے ساتھی کو کوئی جنون نہیں۔ وہ تو محض ایک سخت عذاب سے پہلے تمہیں ڈرانے والا (بن کر آیا) ہے۔

مدعیان نبوت سے رسول اللہ ﷺ کا مکالمہ—
میں تو اللہ کے سب رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں

ابن صیّاد مدینہ کا رہنے والا ایک یہودی تھا جس کے بارے میں مشہور تھا کہ اُس پر الہام نازل ہوتے ہیں یا یہ کہ اسے نبوت کا دعویٰ تھا۔ نبی اکرم ﷺ چند صحابہ کرامؓ کے ہمراہ، جن میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے، اُسے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں نبی اکرم ﷺ کی اُس کے ساتھ یہ بات ہوئی:

رسول اللہ ﷺ نے ابن صیّاد سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیّاد نے آپؐ کی طرف دیکھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ رسول ہیں اُمّی لوگوں کے۔ پھر اس نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ ایک روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے اس کی بات کا کچھ جواب نہ دیا جبکہ دوسری روایت کے مطابق آپؐ نے فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر۔

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز اور صحیح مسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب ذکر ابن صیّاد)

”مسیلمہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی بھیجے اُن میں ایک اثال بن حجر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے پوچھا کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ کو اللہ کے رسول ہیں؟ ان دونوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ اگر میں قاصدوں کا قتل کرتا ہوتا تو تم دونوں کو قتل کروا دیتا۔“

(مسند ابو یعلی۔ مسند عبداللہ بن مسعودؓ۔ حدیث 5097)

ان دونوں احادیث سے یہ بات صاف ظاہر ہو رہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے بعد نبوت کو جاری سمجھتے تھے۔ بصورت دیگر آپؐ ابن صیّاد اور مسیلمہ کے قاصدوں کو فرماتے کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ میں اللہ کا آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ اس کے دعوے کی تردید فرمانے کی بجائے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں تو اللہ کے تمام رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ یعنی اگر ابن صیاد اور مسیلمہ واقعی اللہ کے نبی ہوتے تو میں اُن پر بھی ایمان لے آتا۔ اسی طرح اگر دعوائے نبوت کی دلیل مانگنا کفر ہوتا تو نبی اکرم ﷺ خود چل کر اپنے اصحابؓ کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس جا کر اس کے دعوی کے متعلق گفتگو نہ فرماتے۔

رپورٹ: محمد ظفر اللہ سلام۔ مبلغ سلسلہ

لگزمبرگ میں فلائر تقسیم کی مہم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ لگزمبرگ کو گزشتہ 5 ماہ سے ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت و خواہش کی روشنی میں لگزمبرگ کے طول و عرض میں پمفلٹ کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعودؑ کا پرامن پیار بھرا پیغام پھیلانے کی توفیق مل رہی ہے۔ 2019ء میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لگزمبرگ میں جماعتی کاموں کی ذمہ داری جماعت جرمنی کے سپرد کی تھی۔ جس کے بعد شعبہ تبلیغ جرمنی کے ساتھ مل کر خاکسار لگزمبرگ میں تبلیغی و تربیتی پروگرام منعقد کر رہا ہے۔ اپریل 2021ء میں مکرم حافظ فرید احمد خالد نیشنل سیکرٹری صاحب تبلیغ نے شعبہ تبلیغ جرمنی کی طرف سے ڈھائی لاکھ فلائر بطور تحفہ جماعت لگزمبرگ کو عنایت فرمائے اور ساتھ ہی جرمنی سے انکی تقسیم میں مدد کے لئے ٹیمیں بھیجنے کا بھی وعدہ فرمایا۔

چنانچہ 5 ستمبر 2021ء کو ہمیں جماعت ”نوئے ویڈ“ سے پہلے تبلیغی وفد کو خوش آمدید کہنے کا موقع ملا۔ یہ وفد 4 احباب پر مشتمل تھا۔ اس وفد کے ساتھ لگزمبرگ کی نہایت مختصر جماعت سے بھی ہم 4 افراد انکے ہمراہ ہو لئے۔ اس طرح یہ 8 افراد کا وفد 2300 فلائر تقسیم کر کے لگزمبرگ میں فلائر تقسیم کا پہلا منظم وفد بننے کی سعادت پا گیا۔ جس میں درج ذیل احباب شامل تھے۔

خاکسار محمد ظفر اللہ سلام مبلغ سلسلہ، مکرم عثمان احمد باجوہ ٹیم لیڈر، عزیزم فصیح احمد سلام، مکرم منصور احمد چٹھہ، مکرم ناصر احمد، مکرم عمران احمد، مکرم مظفر احمد اور مکرم مشہود بٹ صاحب۔

11 بج کر 30 منٹ کے قریب ان 8 افراد کی ٹیم نے دعا کے بعد چار چار افراد کی دو ٹیموں میں منقسم ہو کر دو گاڑیوں پر سوار لگزمبرگ میں جماعت احمدیہ کے قائم شدہ نماز سینٹر کے شہر ”ایش سیور آلسیت“ Esch sur Alzette کے قریب ترین ۴ بڑے شہروں کا رخ کیا۔ پہلے مرحلہ میں دو شہروں کی گلی گلی اور گھر گھر حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری جماعت کا پیغام پہنچانے کے بعد پروگرام کے مطابق دوبارہ نماز سینٹر میں جمع ہو گئے۔ جہاں نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا وغیرہ پیش کیا گیا۔ اسی اثناء میں ہماری ٹانگوں نے کچھ آرام بھی کر لیا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم دوبارہ تازہ دم ہو چکے تھے۔ چنانچہ پلان میں موجود 2 دیگر شہروں کی طرف اسی طرح چار چار افراد کے وفد کی صورت میں فلائر تقسیم کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ رات آٹھ بجے کے قریب دن بھر پیدل چل چل کر احباب کی بھوک پھر زوروں پر تھی اور ہمیں مہمان نوازی کے فرائض بھی انجام دینا تھے چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ کسی ریسٹورنٹ میں اکٹھے ہوا جائے۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد تقریباً سوا نو بجے کے قریب جرمنی سے آئے مہمانوں نے ہم سے واپسی کی اجازت طلب کی۔ تمام احباب نے فلائر تقسیم کے ذریعہ سے خدمت دین کو نہایت سراہا اور ہر ماہ دو بار فلائر تقسیم کے لئے لگزمبرگ آنے کی یقین دہانی کرانے کے بعد ہم سے رخصت ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ہمیں پیارے آقا خلیفۃ المسیح کی راہنمائی میں حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیاری جماعت کی ہر لحاظ سے خدمت کا اعزاز حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں

+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡعَجۡزِ وَالۡکَسَلِ وَالۡبُخۡلِ وَالۡجُبۡنِ وَالۡھَرَمِ وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفۡسِیۡ تَقۡوَاھَا وَزَکِّھَاۤ اَنۡتَ خَیۡرُ مَنۡ زَکّٰھَاۤ اَنۡتَ وَلِیُّھَا وَمَوۡلَاھَا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ قَلۡبٍ لَّا یَخۡشَعُ وَمِنۡ نَّفۡسٍ لَّا تَشۡبَعُ وَعِلۡمٍ لَّا یَنۡفَعُ وَدَعۡوَۃٍ لَّا یُسۡتَجَابُ لَھَا

(سنن نسائی، کِتَابُ الِاسۡتِعَاذَۃِ، اَلۡاِسۡتِعَاذَۃُ مِنَ الۡعَجۡزِ حدیث:5460)

ترجمہ: اے اللہ! میں نکمے پن، کاہلی، کنجوسی، بزدلی، شدید بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاکیزہ فرما تو ہی بہترین پاکیزہ فرمانے والا ہے۔ تو ہی اس کا مددگار اور مالک ہے۔ اے اللہ! تیری پناہ کا طلب گار ہوں اس دل سے جو تیرے سامنے عاجز نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو، اس علم سے جو مفید نہ ہو اور دعا سے جو قبول نہ ہو۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

پھر حدیث میں شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھائی ہے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کیا مَیں تمہیں ایک ایسی دعا نہ بتاؤں جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھایا کرتے تھے۔

وہ یہ دعا تھی کہ (مندرجہ بالا دعا)

اب یہ بھی ایک بڑی جامع دعا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو پاک کرتی ہے اور پاک رکھتی ہے، شیطان کے حملوں سے بچاتی ہے۔ کوئی شخص اپنے زور بازو سے کبھی بھی پاک صاف نہیں ہوسکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جسے چاہتی ہے پاک کرتی ہے اور پاک کرنے کے لئے بھی ایک مُزَکِّی کی ضرورت ہے۔ جو پاک کرنے والا ہو۔ اور جماعت سے علیحدہ ہوکر کوئی جتنا مرضی دعویٰ کرے کہ ہم بہت پاکیزہ ہو گئے ہیں اور شکر ہے ہم آزاد ہوگئے جماعت سے، یہ سب ان کے دعوے ہیں اور جاکر دیکھنے سے پاکیزگی ان کے گھر میں کبھی نظر نہیں آئے گی۔ تو مُزَکِّی بھی اللہ تعالیٰ کے خاص لوگ ہوتے ہیں، انبیاء ہوتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ تعلق جوڑنے والے بھی پاک ہو سکتے ہیں۔ جو ان سے تعلق نہ جوڑے وہ کبھی بھی پاک نہیں کہلا سکتے۔ تو اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی اس میں یہ جو فرمایا ہے کہ جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ اندھا دھند جس کو چاہے پاک کر دے گا اور جس کو نہیں چاہے گا نہیں پاک کرے گا۔ پھر تو نیکیاں کرنے کا، اس کا فضل مانگنے کا فائدہ ہی کوئی نہیں رہتا۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو خدا کا پسندیدہ ہو جاتا ہے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والا ہو جاتا ہے اسے خدا اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اور اسے پاک کر دیتا ہے۔ تو اس زمانہ میں محبوب وہی ہیں جو اس کے محبوب کے محبوب ہیں۔ جو اس کے محبوب سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ تو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق رکھنے والے ہی اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے پاکیزگی کا تعلق رہنا چاہئے اور شیطان سے بچنے کے لئے، پاک ہونے کے لئے ہر وقت سمیع و علیم خدا سے اس کا فضل مانگتے رہنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: فَلَا تُزَکُّوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ معصوم اور محفوظ ہونا تمہارا کام نہیں ہے خدا کا ہے۔ ہر ایک نور اور طاقت آسمان سے ہی آتی ہے۔

(البدر جلد 2 نمبر 44 مؤرخہ 19/ جون 1903ء)

(خطبہ جمعہ 12/ دسمبر 2003ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔

’’ہزاروں خطوط میرے پاس آتے ہیں جن میں ظاہری بیماریوں کے ہاتھ سے نالاں لوگوں نے جو جو اضطراب ظاہر کیا ہے میں اسے دیکھتا ہوں لیکن مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ وہ ظاہری بیماریوں کے لئے تو اس قدر گھبراہٹ ظاہر کرتے ہیں مگر باطنی اور اندرونی بیماریوں کے لئے انہیں کوئی تڑپ نہیں۔ باطنی بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ یہی بدظنی، منصوبہ بازی، تکبر، دوسرے کی تحقیر، غیبت اور اس قسم کی بدذاتیاں اور شرارتیں، شرک، ماموروں کا انکار وغیرہ۔ ان امراض کا وہ کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور معالج کی تلاش انہیں نہیں ہوتی۔ میں جب ان بیماریوں کے خطوط پڑھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ کیوں یہ اپنے روحانی امراض کا فکر نہیں کرتے۔‘‘

(خطبات نور جلد 1 خطبہ نمبر 20 صفحہ 231)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

اللہ پر بھروسہ

کوئی بھی فیصلہ کرنے کا پہلا اصول یہ ہے کہ پہلے اسکے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر اچھی طرح سوچ لیا جائے اور دعا میں وقت لگا کر اللہ تعالیٰ سے رہنمائی طلب کی جائے۔ اور دوسرا اصول یہ ہے کہ شرح صدر کے ساتھ کئے گئے فیصلے کو بلاوجہ شک کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ

(آل عمران: 159)

ترجمہ: جب تم رائے پختہ کر کے کسی بات کا عزم کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔

مرسلہ: ناصرہ احمد، کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

09 اکتوبر 2021ء

شہر		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	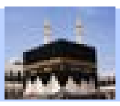	04:58	18:01
مدینہ منورہ	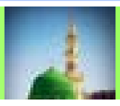	04:59	18:01
قادیان	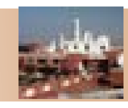	05:07	18:03
ربوہ		04:46	17:43
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:47	18:23